



Article QR



## الہامی مذاہب میں تصورِ نجات دہندہ اور عالمی امن کے امکانات: ایک تحقیقی و فکری جائزہ

### The Concept of a Savior in Revealed Religions and the Prospects for Global Peace: A Research and Intellectual Review

1. Asmat Ali Khan  
[asmatalikpk@gmail.com](mailto:asmatalikpk@gmail.com)

PhD Scholar,  
Department of Islamic Studies,  
Kohat University of Science and Technology, Kohat.

2. Dr. Qaisar Bilal  
[qaisarbilal@kust.edu.pk](mailto:qaisarbilal@kust.edu.pk)

Assistant Professor,  
Department of Islamic Studies,  
Kohat University of Science and Technology, Kohat.

3. Dr. Mohammad Shafiq  
[mshafiq@kust.edu.pk](mailto:mshafiq@kust.edu.pk)

Assistant Professor,  
Department of Philosophy,  
Kohat University of Science and Technology, Kohat.

#### How to Cite:

Asmat Ali Khan, Dr. Qaisar Bilal and Dr. Mohammad Shafiq. 2026: "The Concept of a Savior in Revealed Religions and the Prospects for Global Peace: A Research and Intellectual Review". *Al-Mithāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (03): 63-75.

#### Article History:

Received:  
04-07-2026

Accepted:  
17-08-2026

Published:  
25-08-2026

#### Copyright:

©The Authors

#### Licensing:



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

#### Conflict of Interest:

Author(s) declared no conflict of interest.

### Abstract & Indexing



### Publisher



**HIRA INSTITUTE**  
of Social Sciences Research & Development

## الہامی مذاہب میں تصورِ نجات دہندہ اور عالمی امن کے امکانات: ایک تحقیقی و فکری جائزہ

**The Concept of a Savior in Revealed Religions and the Prospects for Global Peace: A Research and Intellectual Review**

## 1. Asmat Ali Khan

PhD Scholar,

Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat.

[asmatalikpkk@gmail.com](mailto:asmatalikpkk@gmail.com)

## 2. Dr. Qaisar Bilal

Assistant Professor,

Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat.

[qaisarbilal@kust.edu.pk](mailto:qaisarbilal@kust.edu.pk)

## 3. Dr. Mohammad Shafiq

Assistant Professor,

Department of Philosophy, Kohat University of Science and Technology, Kohat.

[mshafiq@kust.edu.pk](mailto:mshafiq@kust.edu.pk)**Abstract**

The concept of a divinely guided savior at the end of time is a fundamental theme in Judaism, Christianity, and Islam. Although these religions differ significantly in their theological understanding of the identity and role of the expected savior, they share important expectations concerning the triumph of justice, the restoration of moral order, and the overcoming of oppression. In Judaism, this expectation is represented by the Moshiach (Messiah); in Christianity, by the Second Coming of Jesus Christ; and in Islam, by the emergence of Imam al-Mahdi and the return of Jesus ('Isa ibn Maryam). This study comparatively examines the concept, role, and ultimate significance of the savior in these three revealed religions, with particular emphasis on their implications for justice, peace, moral reform, and human society. The research employs a comparative and descriptive qualitative methodology based on primary religious texts, classical theological sources, and relevant contemporary academic literature. It seeks to identify both the theological differences and the common ethical values underlying these traditions, without overlooking their distinct doctrinal frameworks. The study argues that, despite significant differences in end-of-time beliefs, the shared emphasis on justice, righteousness, moral restoration, and the ultimate triumph of good over oppression provides valuable intellectual grounds for constructive interfaith dialogue. A balanced comparative understanding of savior traditions can contribute to reducing religious misunderstandings, promoting mutual respect, strengthening peaceful coexistence, and exploring the role of religious thought in contemporary peacebuilding. The research concludes that the study of these beliefs, when approached academically and without sectarian bias, can offer meaningful perspectives for interfaith dialogue and the pursuit of global peace.

**Keywords:** Religion, Savior, Moshiach, Jesus, al-Mahdi, Global Peace, Interfaith Dialogue.

## تعارف

الہامی مذاہب (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) میں آخری زمانے میں ایک نجات دہندہ کے ظہور کا تصور بنیادی عقائد میں سے ہے۔ یہ تینوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ جب دنیا ظلم، جہالت اور اخلاقی انحطاط سے بھر جائے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح اور نجات دہندہ مبعوث ہو گا جو عدل و انصاف قائم کرے گا اور عالمی امن کا دور دورہ ہو گا۔<sup>1</sup> دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ عقیدہ صرف ابراہیمی مذاہب تک محدود نہیں ہے بلکہ ہندومت میں 'کالکی اوتار' اور دیگر فلسفیانہ مکاتب میں بھی ایک عالمی مصلح کے ظہور کا تصور پایا جاتا ہے۔<sup>2</sup> یہ مشترکہ عقیدہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک غیر معمولی عالمی نجات دہندہ کے ظہور کا عقیدہ تمام ادیان و مذاہب کا مشترکہ عقیدہ ہے جس کا سرچشمہ وحی ہے۔<sup>3</sup> اس تحقیقی مقالے کا مقصد ان تینوں مذاہب میں پائے جانے والے تصورِ نجات دہندہ کا تقابلی جائزہ لینا ہے۔ خاص طور پر اسلام میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے کردار کی تفصیل پیش کی جائے گی۔ اس کے بعد یہ تحقیق کی جائے گی کہ آیا یہ مشترکہ عقیدہ عالمی امن کے قیام کے لیے ایک نظریاتی بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

## ادبی جائزہ

تصورِ نجات دہندہ اور آخری زمانے میں عدل کے قیام پر عالمی ادب میں گراں قدر کام ہوا ہے۔ جان جے کولنز (John J. Collins) نے اپنی کتاب 'The Apocalyptic Imagination' میں یہودی تاریخی لٹریچر کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے اور یہ دکھایا ہے کہ کس طرح ہمنوین اور سلوقی دور کے دوران نجات دہندہ کے تصور میں تاریخی اور کلامی ارتقاء ہوا۔<sup>4</sup> دوسری جانب، مسیحی روایات میں آخری دور کے احوال پر رچرڈ باکھم (Richard Bauckham) نے 'The Theology of the Book of Revelation' میں تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور کتابِ مکاشفہ کی الہیاتی اور سیاسی تعبیرات کا تجزیہ کیا ہے۔<sup>5</sup> اسلامی روایات میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے موضوع پر محمد غربان پور دلاور (Mohammad Ghorbanpour Delavar) نے 'Mahdism in the Qur'an' میں تفصیلی دلائل فراہم کیے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ عقیدہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان مشترک ہے۔<sup>6</sup> بین المذاہب مکالمے اور امن عامہ کے قیام کے لیے اس عقیدے کی اہمیت پر مارک گوپن (Marc Gopin) نے اپنی شاہکار کتاب 'Between Eden and Armageddon' میں بحث کی ہے کہ کس طرح الہامی مذاہب کے امن پسند نظریات بین الاقوامی تنازعات کے حل اور مصالحت میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔<sup>7</sup>

## طریقہ کار اور تحقیقی خلا

اس تحقیقی مقالے کے علمی مقاصد اور نتائج کے حصول کے لیے جس منہج تحقیق اور فکری فریم ورک کو اختیار کیا گیا ہے، ذیل میں اس کا ایک جامع خاکہ اور معاصر تعلیمی لٹریچر میں موجود علمی خلا (Research Gap) کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے:

## طریقہ کار

موجودہ تحقیق میں 'تقابلی اور وضاحتی طریقہ کار' (Comparative and Descriptive Qualitative Method) استعمال کیا گیا ہے۔ مقالے کی تیاری کے لیے یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے بنیادی کلامی مراجع (جیسے عبرانی بائبل، تلمود، نیا عہد نامہ، قرآن کریم اور مستند کتبِ احادیث) اور ثانوی علمی تصانیف کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے تاکہ ان کے درمیان نظریاتی اتفاق و اختلاف کو واضح کیا جاسکے۔

## تحقیقی خلا

اگرچہ ماضی میں یہودی، مسیحی اور اسلامی کلامی تفہیم پر الگ الگ علمی کام موجود ہے، لیکن ان تینوں کے عقائد کے مابین موجود ہم آہنگی، مشترکہ اخلاقی اقدار اور ان مابعد الطبیعیاتی عقائد کے سماجی و سیاسی اثرات کا تفصیلی طور پر علمی اور بین المذاہب موازنہ مفقود تھا۔ یہ مقالہ اسی فکری خلیج کو پُر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

## بحث اول: الہامی مذاہب میں تصور نجات دہندہ

الہامی ادیان میں آخری زمانے میں انسانیت کی مادی و روحانی فلاح اور کائناتی انصاف کے قیام کے لیے ایک موعود نجات دہندہ کا تصور الہیاتی نظام کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اگرچہ اس تصور کی تاریخی، علمی اور عملی تشریح ہر مذاہب کے مخصوص کلامی عقائد اور سماجی پس منظر کے لحاظ سے جداگانہ شکل اختیار کرتی ہے، تاہم یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں اس موعود ہستی کا بنیادی فکری جوہر حیرت انگیز حد تک مربوط اور ایک دوسرے سے ہم آہنگ نظر آتا ہے۔ ذیل میں تینوں الہامی مذاہب کے بنیادی مراجع، متون اور کتب مقدسہ کی روشنی میں اس تصور کا الگ الگ علمی و تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

### یہودیت میں مسیحا کا تصور

یہودیت میں 'مسیح' (مسیحا) کا لفظ عبرانی زبان سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی 'مسح شدہ' یا 'خدا کی طرف سے منتخب شدہ' کے ہیں<sup>8</sup>۔ یہودیوں کا ماننا ہے کہ مسیح بن داؤد (مسیحا جو کہ داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوگا) آخری زمانے میں ظہور فرمائے گا اور بنی اسرائیل کو نجات دلائے گا<sup>9</sup>۔

### مسیح کی خصوصیات

- وہ داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوگا<sup>10</sup>۔
- وہ یروشلم میں ایک عظیم اور پر امن حکومت قائم کرے گا اور ہیکل (Third Temple) کی دوبارہ تعمیر کروائے گا<sup>11</sup>۔
- اس کے دور میں دنیا میں امن و امان ہوگا اور تمام اقوام اس کی عالمگیر پر امن حکومت (Messianic Age) کے سائے میں رہیں گی<sup>12</sup>۔
- وہ تمام یہودیوں کو ارض مقدس (فلسطین / اسرائیل) واپس لائے گا<sup>13</sup>۔
- اس کے دور میں کائناتی برکت اور رزق کی فراوانی ہوگی<sup>14</sup>۔

یہودی علماء کا زیادہ تر ماننا ہے کہ حقیقی اور حتمی مسیحا ابھی تک نہیں آیا اور مستقبل میں اس کا ظہور متوقع ہے<sup>15</sup>۔ یہودی روایات کے تاریخی مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہسٹورین اور سلوکی ادوار کے ظلم و استبداد نے ان میں ایک سیاسی اور الہی مصلح کی تڑپ پیدا کی<sup>16</sup>۔ بحیرہ مردار کے طومار (Dead Sea Scrolls) بالخصوص قمران (Qumran) کی دستاویزات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس دور میں دو مسیحاؤں کا تصور پایا جاتا تھا: ایک کاہناتی یا روحانی مسیحا اور دوسرا سیاسی و شاہی مسیحا<sup>17</sup>۔

### مسیحیت میں مسیحا کا تصور

مسیحیت میں مسیحا کا تصور یہودیت سے ہی ماخوذ ہے (جسے یونانی میں 'کرسٹوس' یا 'Christ' کہا جاتا ہے)، لیکن اس میں ایک بنیادی فرق ہے۔ عیسائیوں کا ماننا ہے کہ موعود مسیحا یعنی یسوع مسیح (عیسیٰ) پہلی بار تشریف لائے ہیں اور انہوں نے انسانیت کی نجات

کے لیے اپنی جان قربان کی ہے<sup>18</sup>۔ تاہم، انجام کار کے دور میں ان کی دوبارہ آمد ان کا بنیادی الہیاتی عقیدہ ہے<sup>19</sup>۔

### یسوع مسیح کی دوبارہ آمد

- عیسائیوں کا ماننا ہے کہ یسوع مسیح آسمان پر خدا کی دائیں جانب موجود ہیں اور آخری زمانے میں دوبارہ تشریف لائیں گے<sup>20</sup>۔
- ان کی دوبارہ آمد کے بعد دنیا میں خدا کی ابدی حکومت قائم ہوگی<sup>21</sup>۔
- وہ تمام انسانوں (زندوں اور مردوں) کا آخری فیصلہ (Final Judgment) کریں گے<sup>22</sup>۔
- اس کے بعد برائی کا مکمل خاتمہ ہوگا اور ابدی زندگی کا آغاز ہوگا<sup>23</sup>۔
- عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق، یسوع مسیح ہی وہ حقیقی نجات دہندہ ہیں جو اپنی قربانی کے ذریعے انسانیت کو گناہوں سے نجات دلائیں گے<sup>24</sup>۔
- پولس کے مکاتیب اور دیگر رسائل میں اس آمدِ ثانی کو کائناتی عدل کی آخری کڑی کے طور پر پیش کیا گیا ہے<sup>25</sup>۔ جب پہلی اور دوسری صدی عیسوی میں آمد میں تاخیر کا مسئلہ پیدا ہوا تو اسے اخلاقی تیاری کے موقع کے طور پر بیان کیا گیا<sup>26</sup>۔

### اسلام میں مہدی اور مسیحا کا تصور

اسلام میں نجات دہندہ کا تصور دو اہم اور ممتاز شخصیات کے گرد گھومتا ہے: امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ<sup>27</sup>۔

### امام مہدیؑ

لفظ 'مہدی' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں 'ہدایت یافتہ'<sup>28</sup>۔ یہ وہ عظیم الہی رہنما ہیں جو آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے<sup>29</sup>۔ وہ سیدنا محمد ﷺ کی آلِ بیت (اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی نسل) سے ہوں گے<sup>30</sup>۔ ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی<sup>31</sup>۔ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی<sup>32</sup>۔ وہ ایک الہامی اور ہدایت یافتہ رہنما ہوں گے، نبی نہیں<sup>33</sup>۔

### حضرت عیسیٰؑ کی واپسی

اسلام میں بھی حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کا عقیدہ پایا جاتا ہے<sup>34</sup>۔ وہ امام مہدیؑ کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کریں گے<sup>35</sup>۔ مستند احادیث کے مطابق، وہ دجال کو ہلاک کریں گے، صلیب کے باطل عقیدے کو رد کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر کے توحید قائم کریں گے<sup>36</sup>۔ ان کے دور میں کائنات میں کامل امن و امان، برکت اور خوشحالی ہوگی<sup>37</sup>۔ امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی عظیم تفسیر میں حضرت عیسیٰؑ کے زندہ اٹھائے جانے اور آخری زمانے میں ان کے جسمانی نزول پر تفصیلی دلائل دیے ہیں<sup>38</sup>۔ اسی طرح ابن قیم الجوزیہ اور علامہ سیوطیؒ نے فتنوں کے دور (کتاب الفتن) کے مراجع کے تحت اس فکری نظام کو واضح کیا ہے<sup>39</sup>۔

### بحث دوم: مختلف مکاتب فکر میں اتفاق و اختلاف

تصورِ نجات دہندہ کی الہیاتی اساس اور اس کے بنیادی مراجع کا تفصیلی احاطہ کرنے کے بعد، یہ امر علمی و تحقیقی لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ ابراہیمی ادیان اور ان کے داخلی مکاتب فکر کے مابین پائے جانے والے نظریاتی اشتراک اور فکری تنوع کا گہرا انتظامی جائزہ لیا جائے۔ انجام کار کے احوال اور آخری زمانے میں عدل کے قیام کا یہ عقیدہ جہاں ایک طرف بین المذاہب رواداری اور آفاقی انسانی اقدار پر کامل فکری اتفاق کی عکاسی کرتا ہے، وہاں دوسری طرف کلامی اور تاریخی پس منظر کے فرق کی وجہ سے ان

مذاہب کی داخلی تشریحات میں منفرد اور متنوع فلسفے بھی جنم لیتے ہیں۔ درج ذیل ابواب میں ان کلامی مشترکات اور علمی اختلافات کا ایک معروضانہ (Objective) اور اکیڈمک تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے:

### الہامی مذاہب کے درمیان اتفاق

- تینوں ابراہیمی مذاہب (مہودیت، مسیحیت اور اسلام) مندرجہ ذیل امور پر متفق ہیں<sup>40</sup>:
- ایک حقیقی نجات دہندہ: تینوں مذاہب ایک حقیقی اور متعین شخصیت کے ظہور پر یقین رکھتے ہیں، کوئی علامتی یا مجازی ہستی نہیں<sup>41</sup>۔
- آخری زمانے میں ظہور: نجات دہندہ کا ظہور آخری زمانے (End Times) میں ہو گا جب دنیا فساد اور ظلم سے بھر چکی ہوگی<sup>42</sup>۔
- پیغمبر کی نسل: نجات دہندہ کا تعلق کسی عظیم پیغمبر کی نسل سے ہے (داؤد، ابراہیم، یا محمد ﷺ)<sup>43</sup>۔
- عدل و انصاف کی حکومت: اس کے دور میں عدل و انصاف پر مبنی عالمی حکومت قائم ہوگی<sup>44</sup>۔
- عالمی امن: جنگیں ختم ہو جائیں گی اور عالمی امن قائم ہوگا<sup>45</sup>۔
- ظہور کا وقت نامعلوم: ظہور کا حتمی وقت صرف اللہ کو معلوم ہے<sup>46</sup>۔
- روحانی اوصاف: نجات دہندہ میں روحانی اوصاف اور خدا کی خاص مدد شامل ہوگی<sup>47</sup>۔

### مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اختلاف

عقیدہ مہدویت اسلامی الہیات کے ان بنیادی افکار میں سے ہے جو امت مسلمہ کے مابین ایک غیر معمولی نظریاتی اور فکری ہم آہنگی کا مظہر ہے۔ اگرچہ بعض تاریخی اور فروعی تعبیرات میں فریقین کے مابین فکری تنوع موجود ہے، تاہم مسلمانوں کے دو بڑے مکاتب فکر، یعنی اہل سنت اور اہل تشیع، اس عقیدے کی اصولی اساس، کلامی مراجع کی حیثیت اور آخری زمانے میں عدل مطلق کے غلبے پر کامل اتفاق رکھتے ہیں۔ ذیل میں ان مقتدر اور بنیادی الہیاتی امور کا ایک مربوط علمی خاکہ پیش کیا جا رہا ہے جن پر دونوں مکاتب فکر کے درمیان تاریخی اور روایتی طور پر گہرا اتفاق پایا جاتا ہے:

### اہل سنت اور اہل تشیع کا اتفاق

دونوں مکاتب فکر (اہل سنت اور اہل تشیع) درج ذیل بنیادی امور پر متفق ہیں:

#### اوّل: اصل وجود امام مہدیؑ اور ظہور کا ثبوت

فریقین کا اس امر پر کامل اتفاق ہے کہ آخری زمانے میں ایک عادل، مجدد اور عالمگیر قائد "امام مہدیؑ" کا ظہور برحق ہے۔ اس ظہور اور وجود کی تصدیق دونوں مکاتب فکر کی معتبر اور متواتر احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، جس پر امت کا قوی اتفاق قائم ہے<sup>48</sup>۔

#### دوم: نسبی تعلق اور سادات آل بیت سے وابستگی

دونوں مکاتب فکر کے نزدیک امام مہدیؑ کا نسبی تعلق سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پاک، یعنی حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی نسل مبارکہ سے ہے، اور آپ کا تعلق سادات کے عالی نسب خاندان سے ہوگا۔<sup>49</sup> ان کا نام محمد ہوگا اور ان کی کنیت ابو القاسم ہوگی<sup>50</sup>۔

## سوم: قیامِ عدل و انصاف اور عالمی اصلاحی مشن

دونوں مکاتبِ فکر کا اس آفاقی حقیقت پر پختہ ایمان ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کا بنیادی مقصد دنیا سے ظلم، جور اور نا انصافی کا خاتمہ کرنا ہے۔ جیسا کہ متواتر حدیثِ مبارکہ میں وارد ہوا ہے کہ آپؑ اس زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ اس سے قبل ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی<sup>51</sup>۔

## چہارم: نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور معیتِ مہدیؑ

قربِ قیامت کے حوادث کے حوالے سے فریقین میں اس بات پر بھی اتفاقِ رائے پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزولِ مبارک ہوگا اور وہ امام مہدیؑ کے ساتھ مل کر باطل قوتوں کا خاتمہ کریں گے، نیز عبادات اور عالمی اصلاحی جدوجہد میں ان کی معیت و نصرت فرمائیں گے<sup>52</sup>۔

## اہل سنت و اہل تشیع کے مابین اختلافی مباحث

اگرچہ عقیدہ مہدویت کی اصل اور اس کے آفاقی مقاصد پر دونوں مکاتبِ فکر کا بنیادی اتفاق پایا جاتا ہے، تاہم امام مہدیؑ کی ولادت، نسبی تعیین، موجودہ حالت اور عمرِ مبارک کے حوالے سے تاریخی اور کلامی نقطہ ہائے نظر میں واضح فکری تنوع اور اختلافات موجود ہیں۔ ان بنیادی اختلافی مباحث کی تفصیلی علمی صورتِ حال درج ذیل ہے:

جمہورِ اہل سنت کا فکری و کلامی موقف یہ ہے کہ امام مہدیؑ کی ولادتِ باسعادت ابھی وقوع پذیر نہیں ہوئی، بلکہ وہ قربِ قیامت سے قبل اپنے طے شدہ وقت پر پیدا ہوں گے۔ اس کے برعکس، اہل تشیع (اثنا عشریہ) کا راسخ عقیدہ ہے کہ امام مہدیؑ (حضرت محمد بن الحسن العسکری) کی ولادتِ باسعادت 15 شعبان المعظم 255 ہجری (بمقام سامرا، عراق) میں ہو چکی ہے<sup>53</sup>۔

## والدِ گرامی کا اسمِ مبارک

اہل سنت کے ہاں احادیثِ مبارکہ "اسمہ اسمعی واسم ابیہ اسم ابی" سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ امام مہدیؑ کے والد کا نام نبی اکرم ﷺ کے والدِ گرامی کے نام پر "عبداللہ" ہوگا اور آپؑ حسنی یا حسینی ہوں گے۔ جبکہ اہل تشیع کے نظریے کے مطابق آپؑ سلسلہٴ ائمہ اہل بیتؑ میں سے گیارہویں امام، حضرت حسن عسکری علیہ السلام کے بلا واسطہ فرزند ہیں<sup>54</sup>۔

## موجودہ حالت اور مفہومِ غیوبیت

اہل سنت کے نزدیک امام مہدیؑ فی الحال وجودِ ظاہری یا غائبی نہیں رکھتے، بلکہ وہ اپنے مقررہ وقتِ ظہور پر دنیا میں آئیں گے اور اپنے اصلاحی مشن کا آغاز کریں گے۔ اس کے برعکس اہل تشیع کے عقیدے میں امام مہدیؑ اس وقت بھی عالمِ حیات میں موجود ہیں، مگر مصلحتِ الہی اور حکمتِ ربانی کے تحت پردہٴ غیوبیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اذنِ الہی کے منتظر ہیں<sup>55</sup>۔

## مسئلہٴ طویلِ عمر

اہل سنت کے نقطہٴ نظر سے امام مہدیؑ کی عمر کی مدت طبعی انسانی قوانین کے مطابق ہوگی اور وہ ظہور کے بعد ایک مخصوص دورانیے کے لیے عدل و انصاف کا نظام قائم کریں گے۔ جب کہ اہل تشیع کے نزدیک آپؑ کی اتنی طویل عمر قدرتِ الہی کا ایک خارقِ عادت مظہر ہے، جس کی عقلی و نقل کے مطابق متعدد نظائر (مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی طویل حیات) کتبِ سماویہ میں موجود ہیں<sup>56</sup>۔

## مسیحیوں کے درمیان اتفاق و اختلاف

تمام مسیحی فرقے یعنی کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈوکس (یسوع مسیح کی دوبارہ آمد اور آخری فیصلے (Final Judgment) پر متفق ہیں<sup>57</sup>۔ تاہم، بعض پروٹسٹنٹ گروہ ہزار سالہ مادی حکومت (Premillennialism) کے قائل ہیں جبکہ کیتھولک اور آرتھوڈوکس اسے روحانی دور سے تعبیر کرتے ہیں<sup>58</sup>۔

## یہودیوں کے درمیان اتفاق و اختلاف

تمام یہودی فرقے متفق ہیں کہ حتمی مسیحا بھی نہیں آیا اور وہ مستقبل میں آئے گا<sup>59</sup>۔ تاہم، آرتھوڈوکس یہودی ایک مادی بادشاہ اور داؤدی نسل کے سیاسی رہنما کے منتظر ہیں، جبکہ ریفارم اور لبرل یہودی اسے ایک عالمی اخلاقی اور پرامن ترقی کے علامتی دور سے تعبیر کرتے ہیں<sup>60</sup>۔

## بحث سوم: اسلام میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا کردار

الہامی ادیان کے عمومی کلامی تناظر اور مختلف مکاتبِ فکر کے مابین نظریاتی و تشریحی اتفاق و اختلاف کے گہرے علمی تقابل کے بعد، اب یہ علمی طور پر ناگزیر ہے کہ آخری زمانے کے احوال کے ضمن میں اسلامی الہیات کے دو عظیم اور مرکزی ترین ستونوں یعنی 'امام مہدی علیہ السلام' کے ظہورِ مسعود اور 'حضرت عیسیٰ علیہ السلام' کے نزولِ مبارک کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا جائے۔ اسلامی روایات میں ان دونوں مبارک شخصیات کا کائناتی ظہور محض روایتی عقیدے کا جزو نہیں، بلکہ مایوس انسانیت کے لیے آخری دور میں الہی غلبے، مادی شرکِ نابودی اور کائناتی عدل و رحمت کے حتمی نفاذ کا ایک کامل فکری اور عملی پروگرام ہے۔ درج ذیل سطور میں قرآن کریم کے اشارات، متواتر احادیثِ مبارکہ اور معتبر مفسرین و محدثین کی علمی تحقیقات کی روشنی میں ان دونوں برگزیدہ شخصیات کے دائرہ کار، ان کے انقلابی مشن اور ان کے باہمی گہرے الہیاتی ربط کا ایک محققانہ جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

## امام مہدیؑ کا ظہور: قرآن و سنت کی روشنی میں

اگرچہ قرآن مجید میں صراحتاً لفظ 'مہدی' استعمال نہیں ہوا، لیکن مفسرین نے قرآنی آیات (جیسے سورۃ النور کی آیت 55) میں جس عالمی خلافت اور زمین پر غلبہ دین کی بشارت دی ہے، اس کی حتمی تفسیر امام مہدیؑ کے ظہور سے کی ہے<sup>61</sup>۔ احادیثِ مبارکہ میں ان کے اوصاف، خلافت اور فتوحات کی تفصیل تواتر کے ساتھ مروی ہے، جس کی تصدیق اہل سنت کے جید محدثین نے کی ہے<sup>62</sup>۔

## حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور کردار

اسلامی عقائد کے مطابق، حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول قربِ قیامت کی سب سے بڑی علامات میں سے ایک ہے<sup>63</sup>۔ قرآن مجید کی سورۃ النساء (آیت 159) میں ان کی دوبارہ آمد اور اہل کتاب کے ان پر ایمان لانے کا اشارہ موجود ہے<sup>64</sup>۔ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں، حضرت عیسیٰؑ کا نزول دمشق کے مشرقی حصے میں واقع سفید مینار کے پاس ہو گا جب فجر کی نماز کا وقت ہو چکا ہو گا<sup>65</sup>۔ حضرت عیسیٰؑ کا زمین پر بنیادی مشن باطل قوتوں بالخصوص فتنہ دجال کا خاتمہ کرنا ہے<sup>66</sup>۔ حضرت عیسیٰؑ دجال کا تعاقب کریں گے اور 'بابِ لد' کے پاس اسے ہلاک کریں گے<sup>67</sup>۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر کے توحید قائم کریں گے<sup>68</sup>۔ ان کے نزول کا مقصد عیسائیت کے تثلیثی عقائد کا فکری بطلان کرنا اور دنیا کو اسلام کی آفاقی توحید کے تحت متحد کرنا ہے<sup>69</sup>۔

## امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا باہمی تعلق

حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت امتِ مسلمہ کی قیادت امام مہدیؑ کے ہاتھ میں ہوگی۔ جب نمازِ فجر کی اقامت کہی جائے گی، تو امام مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ کو نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھنے کا کہیں گے، لیکن حضرت عیسیٰؑ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ اس امت کی فضیلت کی وجہ سے تمہارا امام تم میں سے ہی ہونا چاہیے<sup>70</sup>۔ یہ واقعہ امتِ محمدیہ کی عظمت اور دونوں رہنماؤں کے باہمی گہرے ربط اور یکسانیت کو ظاہر کرتا ہے۔

## بحث چہارم: عالمی امن کے امکانات

الہامی ادیان میں تصورِ نجات دہندہ کے کلامی، تاریخی اور داخلی و خارجی اتفاق و اختلاف کا ایک تفصیلی علمی جائزہ لینے کے بعد، اب یہ فکری و تحقیقی طور پر نہایت موزوں ہے کہ اس آفاقی عقیدے کے اس تعمیری، سماجی اور اخلاقی پہلو پر بحث کی جائے جو براہِ راست عالمی امن اور نسلِ انسانی کی بقائے باہمی سے جڑا ہوا ہے۔ آخری دور کے موعود مصلح کی یہ فکری امید محض کوئی خشک مابعد الطبیعیاتی نظریہ نہیں ہے، بلکہ یہ معاصر کثیر الثقافتی دنیا کے سلگتے ہوئے سیاسی و تہذیبی بحرانوں کے تدارک اور ادیانِ عالم کے مابین مصالحت کا ایک پائیدار اور متحرک الہیاتی فریم ورک پیش کرتی ہے۔ درج ذیل سطور میں اس مشترکہ عقیدے کے تحت امنِ عامہ کے الہی تصورات، نجات دہندہ کے عادلانہ دورِ حکومت کے کائناتی اثرات، اور دورِ حاضر میں بین المذاہب مکالمے کی علمی و عملی اہمیت کا ایک تحلیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

### 1: الہامی مذاہب میں امن کا تصور

الہامی مذاہب بنیادی طور پر امن اور بقائے باہمی کا پیغام دیتے ہیں۔ اسلام کا امن کا فلسفہ اس بات پر قائم ہے کہ انسانوں کے درمیان طبعی اور ثقافتی اختلافات جنگ کی وجہ نہیں بلکہ باہمی تعارف اور معرفت کا ذریعہ ہیں<sup>71</sup>۔ نجات دہندہ کا عقیدہ انسان کو مایوسی سے نکال کر عدل کے قیام پر ابھارتا ہے۔

### 2: نجات دہندہ کے دور میں عالمی امن

تینوں الہامی مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ نجات دہندہ کے ظہور کے بعد ایک مثالی عادلانہ دور قائم ہو گا<sup>72</sup>۔ اسلامی روایات کے مطابق، جنگیں اور دشمنیاں ختم ہو جائیں گی، معاشی خوشحالی عام ہوگی اور محروم طبقے زمین کے وارث بنیں گے<sup>73</sup>۔ مسیحی اور یہودی روایات بھی اس دور کو کائناتی امن (Messianic Era) سے تعبیر کرتی ہیں جہاں درندے اور چرندے ایک ساتھ چریں گے اور تلواروں کو کھیتی باڑی کے اوزاروں میں بدل دیا جائے گا<sup>74</sup>۔

### 3: بین المذاہب مکالمے کی اہمیت

مستقبل کی اس مشترکہ امید کو بنیاد بنا کر الہامی مذاہب کے پیروکار تعمیری بین المذاہب مکالمے (Interfaith Dialogue) کو فروغ دے سکتے ہیں<sup>75</sup>۔ یہ عقیدہ عدل، انصاف اور امن جیسے مشترکات پر علمی مکالمے کا ایک مضبوط فکری راستہ فراہم کرتا ہے۔ بین المذاہب مکالمے کو کلامی مباحث کے دائرے سے نکال کر عملی اور اخلاقی بقائے باہمی پر مرکوز کرنا معاصر دور کا سب سے بڑا ایڈمک تقاضا ہے۔ مارک گوپن کی تحقیق کے مطابق، الہامی مذاہب کے امن پسند الہیاتی نظریات کو تعصبات کے خاتمے اور تنازعات کے حل کے لیے عملی فریم ورک کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے<sup>76</sup>۔ اس ضمن میں اینا بالڈون نے اپنی تھیسس میں اس

بات کو اجاگر کیا ہے کہ کس طرح بین المذاہب مکالمہ اور مصالحت عالمی امن کے لیے تعمیری راستے کھولتے ہیں<sup>77</sup>۔

### بحث پنجم: چیلنجز اور مسائل

تصورِ نجات دہندہ کے تحت عالمی امن، سماجی عدل اور بین المذاہب ہم آہنگی کے تعمیری و آفاقی امکانات کا علمی احاطہ کرنے کے بعد، یہ امر علمی دیانت داری کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے کہ ان سنگین نظریاتی، سماجی اور جیوپولیٹیکل چیلنجز کا بھی حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے جو معاصر دنیا میں اس عقیدے کی تفہیم اور اس کے تعمیری نفاذ کی راہ میں حائل ہیں۔ جہاں ایک طرف یہ الہی تصور مایوس انسانیت کے لیے کائناتی عدل کا پیامبر ہے، وہاں دوسری طرف صدیوں پر محیط تاریخی و کلامی تعصبات، فرقہ وارانہ خلیج، اور انتہا پسند عناصر کے عسکری و سیاسی مفادات نے اس آفاقی نظریے کے تشخص کو شدید فکری و عملی نقصان پہنچایا ہے۔ ذیلی سطروں میں ان ابھرتے ہوئے کلامی چیلنجز، انتہا پسند گروہوں کی طرف سے اس عقیدے کے سیاسی استحصال اور عالمی سطح پر پیدا ہونے والے فکری مغالطوں کا ایک معروضی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

- **فرقہ وارانہ اختلافات:** تصورِ نجات دہندہ کا عقیدہ جہاں ہم آہنگی کا باعث ہے، وہیں کلامی اور فرقہ وارانہ تعصبات نے اسے بعض اوقات الہیاتی تصادم اور باہمی منافرت کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے<sup>78</sup>۔ معتدل علمی حلقوں پر لازم ہے کہ وہ ان اختلافات کی اصل حقیقت کو واضح کریں اور پر امن ہم آہنگی کے تعلیمی ماڈلز وضع کریں۔
- **انتہا پسندی کا مسئلہ:** بعض انتہا پسند گروہوں نے نجات دہندہ کے تصور کو اپنے پر تشدد نظریات اور سیاسی جارحیت کو جائز قرار دینے کے لیے غلط طور پر استعمال کیا ہے<sup>79</sup>۔ داعش (ISIS) اور معاصر صیہونی انتہا پسندوں نے آخری زمانے کی جنگوں کی لٹریچر کا استحصال کر کے تشدد کو ہوا دی، جس کا فکری اور علمی سدِ باب انتہائی ضروری ہے<sup>80</sup>۔
- **اسلاموفوبیا:** مغرب میں اسلام کے آخرت پسند نظریات اور امام مہدیؑ کے تصور کو اکثر ایک جارحانہ جنگ پسندی اور عسکری خطرے کے طور پر پیش کر کے اسلاموفوبیا کو ہوا دی جاتی ہے<sup>81</sup>۔ حالانکہ اسلامی مراجع کی رو سے، ان ہستیوں کا اصل ہدف نا انصافی اور ساختی جبر کا خاتمہ کر کے کائنات میں امن اور رحمت قائم کرنا ہے<sup>82</sup>۔

### نتائج بحث

- تینوں الہامی مذاہب میں نجات دہندہ کا تصور ایک بنیادی، توحیدی اور مشترک عقیدہ ہے<sup>83</sup>۔
- یہ عقیدہ مایوسی کے دور میں عالمی عدل اور الہی اخلاقی اقدار کی بحالی کی روشن امید پیش کرتا ہے<sup>84</sup>۔
- اسلامی مراجع میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا باہمی تعاون کائناتی امن اور توحید کے غلبے کی نظریاتی اور عملی بنیاد پیش کرتا ہے<sup>85</sup>۔
- اختلافات صرف جزوی تفصیلات اور شخصیات کی شناخت میں ہیں، جبکہ بنیادی مقاصد (ظلم کا خاتمہ، عدل کا قیام) پر کامل اتفاق ہے<sup>86</sup>۔

### حاصل بحث

الہامی مذاہب (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) میں آخری زمانے میں نجات دہندہ کے ظہور کا عقیدہ محض ایک روایتی، جامد یا مجرد و مابعد الطبیعیاتی نظریہ نہیں ہے جو صرف آخرت کے تصورات تک محدود ہو، بلکہ یہ انسانیت کے لیے تاریک ترین جغرافیائی

حالات، فکری انحطاط اور مادی استبداد کے ادوار میں بھی بقاء، حیات نو اور ایک عادلانہ مستقبل کی ابدی و لافانی شمع ہے۔ یہ آفاقی فکری تصور اس ابدی تاریخی اور کائناتی حقیقت کی نوید دیتا ہے کہ ظلم، نا انصافی اور مادی جبر کا یہ عبوری دور ہمیشہ قائم نہیں رہے گا، بلکہ باطل کا زوال منطقی و الہیاتی طور پر حتمی ہے اور کائنات کا ارتقائی و تاریخی انجام سچائی، کائناتی عدل اور حقیقی انصاف پر مبنی ایک عالمگیر پر امن حکومت کی صورت میں مادی طور پر ظاہر ہو کر رہے گا۔<sup>90</sup> اگر الہامی مذاہب کے پیروکار اپنے اس مشترکہ، مستقبل پسند اور رجائیت پسند عقیدے کو الہیاتی تصادم، فرقہ وارانہ نفرت اور عسکری انتہا پسندی کا ایندھن بنانے کے بجائے، تعمیری بین المذاہب مکالمے اور مثبت بقائے باہمی کے علمی فریم ورک کے تحت باہمی مصالحت کی فکری بنیاد بنائیں، تو یہ عمل معاصر دنیا کے تہذیبی بحرانوں کا پائیدار حل ثابت ہو سکتا ہے۔ یوہان گالٹونگ کے "مثبت امن" اور مارک گوپن کے کلامی امن ساز اصولوں کے مطابق، جب ابراہیمی ادیان کے ماننے والے لایعنی کلامی مناظروں اور عقائد کے حتمی تصفیے کی کوششوں سے بالاتر ہو کر اپنے اپنے موعود مصلحین کے مشترکہ اخلاقی اہداف جیسے دنیا سے غربت و افلاس کا خاتمہ، بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ، کمزور اور محروم طبقوں کی دادرسی اور ہتھیاروں کی منڈیوں کی جگہ فلاحی معاشروں کا قیام پر مخلصانہ اور عملی شراکت داری کا آغاز کریں گے، تو یہ فکری و سماجی تحریک مادی نظام کے ساختی تشدد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی۔ یہ علمی و فکری پیش رفت نہ صرف صدیوں پرانی مذہبی دوریوں کو ختم کرے گی، بلکہ عالمی امن، بین المذاہب ہم آہنگی اور کائناتی انسانی بھائی چارے کے فروغ کے لیے ایک ایسی مستحکم، مربوط اور پائیدار فکری اساس فراہم کرے گی جس کی جڑیں وحی الہی کے پاکیزہ سرچشمے میں پیوست ہوں گی۔<sup>91</sup>

## References

1. Marc Gopin, *Between Eden and Armageddon: The Future of World Religions, Violence, and Peacemaking* (Oxford University Press, 2000), 13.
2. John J. Collins, *The Apocalyptic Imagination: An Introduction to Jewish Apocalyptic Literature*, 3rd ed. (Grand Rapids, MI: Wm. B. Eerdmans Publishing, 2016), 1-15.
3. David B. Burrell, *Towards a Jewish-Christian-Muslim Theology* (Lanham, MD: Wiley-Blackwell, 2011), 87-95.
4. Collins, *The Apocalyptic Imagination*, 45-60.
5. Richard Bauckham, *The Theology of the Book of Revelation* (Cambridge: Cambridge University Press, 1993), 23-53.
6. Mohammad Ghorbanpour Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah: Foundations and the Perspectives of Sunni Scholars," *Journal of Ahl al-Bayt (as) Teachings* 4, no. 1 (Spring 2026): 33-34.
7. Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 16.
8. Collins, *The Apocalyptic Imagination*, 45.
9. Julius Greenstone, *The Messianic Idea in Jewish History* (Philadelphia: Jewish Publication Society, 1906), 112.
10. Gershom Scholem, *The Messianic Idea in Judaism and Other Essays on Jewish Spirituality* (New York: Schocken Books, 1971), 15-22.
11. Hebrew Bible, Isaiah 11:1-9; Micah 5:2.
12. Maimonides, *Mishneh Torah*, Hilkhoh Melakhim, chaps. 11-12.
13. John J. Collins, *The Scepter and the Star: Messianism in Light of the Dead Sea Scrolls*, 2nd ed. (Grand Rapids, MI: Eerdmans, 2010), 134-136.
14. Babylonian Talmud, Sanhedrin 97a-98a.
15. Julius Greenstone, *The Messianic Idea in Jewish History*, 115.

16. John J. Collins, *The Scepter and the Star*, 138.
17. Ibid., 140.
18. F. E. Peters, *The Children of Abraham: Judaism, Christianity, Islam* (Princeton: Princeton University Press, 2004), 21-23.
19. New Testament, Matthew 24:29-31; Mark 13:24-27.
20. New Testament, Acts 1:11; 1 Thessalonians 4:15-17.
21. New Testament, Revelation 19:11-16.
22. New Testament, Matthew 25:31-46.
23. New Testament, Revelation 21:1-4.
24. Peters, *The Children of Abraham*, 25.
25. Richard Bauckham, *The Theology of the Book of Revelation*, 70-85.
26. Gerd Theissen and Annette Merz, *The Historical Jesus: A Comprehensive Guide* (Minneapolis, MN: Fortress Press, 1998), 1-15.
27. Mohammad Ghorbanpour Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 40.
28. Ibn Manzūr, *Lisan al-Arab* (Cairo: Dar al-Ma'arif, n.d.), s.v. "m-h-d."
29. Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Mahdī, Ḥadīth 4282.
30. al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, Kitāb al-Fitan, Ḥadīth 2230.
31. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
32. Nu'aym ibn Hammad, *Kitab al-Fitan*, ed. Suhayl Zakkas (Beirut: Dar al-Fikr, 1993), 287-288.
33. Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 41.
34. Al-Ṭabarī, *Jamī' al-Bayan 'an Ta'wil Ay al-Qur'an*, ed. Ahmad Shakir (Beirut: Mu'assasat al-Risalah, 2000), 6:450-455.
35. Nu'aym ibn Hammad, *Kitab al-Fitan*, Ḥadīth 2240.
36. al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Anbiyā, Ḥadīth 3448.
37. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
38. Al-Ṭabarī, *Tafsīr al-Ṭabarī*, 6:455.
39. Ibn Qayyim al-Jawziyyah, *Al-Manar al-Munif fi al-Sahih wa al-Da'if*, ed. Abd al-Fattah Abu Ghuddah (Halab: Maktabat al-Matbu'at al-Islamiyyah, 1970), 115-120.
40. Peters, *The Children of Abraham*, 35.
41. Maimonides, *Mishneh Torah*, Hilkhoh Melakhim 11:1.
42. John J. Collins, *The Apocalyptic Imagination*, 45-60.
43. Peters, *The Children of Abraham*, 38.
44. Isaiah 11:1-10; Revelation 19:11-16; Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
45. Marc Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 16.
46. Matthew 24:36; S Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
47. Collins, *The Apocalyptic Imagination*, 1-15.
48. Mohammad Ghorbanpour Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 33-34.
49. Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Ḥadīth 4282.
50. al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, Ḥadīth 2230.
51. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
52. Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 40.
53. Moojan Momen, *An Introduction to Shi'i Islam: The History and Doctrines of Twelver Shi'ism* (New Haven, CT: Yale University Press, 1987), 161-170.
54. Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 33-34.

55. Momen, *An Introduction to Shi'i Islam*, 165.
56. Ibid., 168.
57. New Testament, Matthew 25:31-46.
58. Gerd Theissen and Annette Merz, *The Historical Jesus*, 1-15.
59. Julius Greenstone, *The Messianic Idea in Jewish History*, 115.
60. Scholem, *The Messianic Idea in Judaism*, 15-22.
61. Al-Ṭabarī, *Tafsīr al-Ṭabarī*, 6:450-455.
62. Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 40-41.
63. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
64. Al-Ṭabarī, *Tafsīr al-Ṭabarī*, 6:455.
65. Nu'aym ibn Ḥammād, *Kitāb al-Fitan*, 287-288.
66. New Testament, Revelation 19:11-16; Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
67. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
68. al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth 3448.
69. Al-Ṭabarī, *Tafsīr al-Ṭabarī*, 6:455.
70. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
71. Al Qur'ān 49:13; 2:256.
72. Peters, *The Children of Abraham*, 35.
73. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
74. Isaiah 11:1-10; Micah 4:1-5.
75. Suhair Thottupurath, "New Trends in Quranic Interpretation: Contextualism, Feminism, Pluralism, and the Digital Revolution," *DergiPark* 9, no. 3 (2025): 805.
76. Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 27-29.
77. Anna Baldwin, "Examining the role of interfaith dialogue initiatives towards peacebuilding: A case study of the community of Sant'Egidio" (Master's thesis, Massey University, 2014), 108.
78. Thottupurath, "New Trends in Quranic Interpretation," 807.
79. Matthew Henry Musselwhite, "ISIS & Eschatology: Apocalyptic Motivations Behind the Formation and Development of the Islamic State" (Master's thesis, Western Kentucky University, 2016), 149.
80. Center on Terrorism, Extremism, and Counterterrorism, Middlebury College, Technical Report (2025), 75.
81. Musselwhite, "ISIS & Eschatology," 149.
82. Delavar, "Mahdism in the Qur'an and Sunnah," 40.
83. Tina M. Allen-Abulhassan, "Judaism, Christianity, and Islam: Similarities and Differences," *Cultural and Religious Studies* 13, no. 8 (August 2025): 477.
84. Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 16.
85. Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 2937.
86. Peters, *The Children of Abraham*, 35.
87. Baldwin, "Examining the role of interfaith dialogue," 108-109.
88. Farid Esack, *Qur'an, Liberation, and Pluralism: An Islamic Perspective of Interreligious Solidarity Against Oppression* (Oxford: Oneworld, 1997), 80.
89. Middlebury College, "Center on Terrorism, Extremism, and Counterterrorism", 75.
90. Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 16.
91. Baldwin, "Examining the role of interfaith dialogue," 108-109; Gopin, *Between Eden and Armageddon*, 13.